www.KitaboSunnat.com



مقالات

مولانا عبدالقوی لقمان

# اسلام اور مستشرقین

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ﴾

ترجمہ: بہت سے اہل کتاب اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں۔ حالانکہ ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے۔

پیشتر اس کے کہ قارئین کی خدمت میں لفظ "استشراق" یا مستشرقین کے معنی و مفہوم کے بارے میں لکھا جائے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بالاختصار اس کے پس منظر اور دواعی و اسباب پر ایک طائرانہ نظر ڈال لی جائے تاکہ اس کی حقیقت و اصلیت پوری طرح واضح ہو جائے اور قارئین کرام اسے آسانی سے سمجھ سکیں۔ (وما توفیقی الا باللہ)

دراصل "استشراق" دشمنانِ اسلام (یہود و نصاریٰ اور اہل کفر) کا وہ مہلک اور خطر ناک ترین ہتھیار ہے جسے وہ دین اسلام کی بیخ کنی اور مکمل سدّ باب کے لئے استعمال میں لاتے ہیں اور جس کی ابتداء چھٹی اور ساتویں صدی ہجری یعنی تقریباً بارہ اور تیرہ میلادی کو لڑی جانے والی پہلی صلیبی جنگوں کے مکمل خاتمے کے بعد ہوئی، ان لڑائیوں میں عیسائی مشنریوں کو زبردست ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، اور وہ ایک طویل عرصہ تک مسلمان مجاہدین سے نبرد آزما ہونے کی جرات نہ کر سکے، اسلام اور کفر کی اسی عظیم تاریخی کشمکش کے دوران ایک معرکہ میں تثلیث کا عقیدہ رکھنے والوں (یعنی تین خداؤں کے وجود کو ماننے والوں) نے ذلت آمیز شکست کھائی، اور فرانس کا بادشاہ "دولیس التاسع" گرفتار کر لیا گیا، اور ذلیل و خوار ہو کر مصر کے شہر "منصورہ" کے زندان خانے میں جکڑ دیا گیا، جسے بعد میں اس کی قوم اور چیلوں چانٹوں نے بھاری فدیہ دے کر قید سے آزاد کرالیا، قید و بند کے اس عرصہ میں اس نے تنہائی میں پوری یکسوئی اور انہماک کے ساتھ اس المیئے پر غور و خوض کیا کہ مسلمانوں کے ہاتھوں اسے اور اس کی قوم کو جس ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کا بدلہ وہ کیونکر لے سکتا ہے، کیونکہ اسلحہ اور مادی وسائل کی فراوانی کے باوجود، اب اس مسلمان قوم سے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لڑنا اور اس کو عاجز کرنا

ع۔ ایں خیال است و محال است و جنوں! کے مترادف تھا

چنانچہ وہ اس نتیجہ پر پہنچا اور اپنی قوم سے یوں گویا ہوا "اگر تم چاہو کہ مسلمانوں سے میدانِ کارزار میں لڑکر ان کو ہزیمت سے دوچار کر کے اس طرح اپنی شکست اور نقصانات کا ازالہ کرسکو تو یہ اونٹ کو سوئی کے ناکے میں سے گزارنے کے مترادف ہے۔ اب تمہیں ان مادی ہتھیاروں کے بجائے فکری و نظری اسلحہ کی مدد سے لڑنا ہوگا۔ اس طرح تم مسلمانوں کو، ان سے صحیح عقیدہ کی قوت سلب کرکے زیر کرلو گے، تب وہ اصل ایمانی طاقت سے تہی دامن ہو کر ہی ہمیشہ کے لئے تمہاری غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیئے جا سکیں گے۔

بس، پھر کیا تھا عالمِ اسلام کے لئے اہلِ صلیب نئے سرے سے منظم ہونا شروع ہوئے، اب وہ مکمل تیاری کے ساتھ ایک طرف تو مادی جنگی اسلحہ سے لیس ہوئے اور دوسری طرف اس خطرناک فکری "آلاتِ حرب" سے مسلح ہوئے اور اس طرح وہ ایک بار پھر "غزوِ فکری" یعنی فکری جنگ کے لئے پوری طرح مستعد تھے۔ بعد ازاں چودھویں صدی ہجری کے وسط تک اس اصطلاح یعنی "الغزو الفکری" کا اطلاق ہر اس خطرناک مہم اور جستجو پر ہونے لگا جس سے مقصود صرف اور صرف مسلمانوں کو ان کے حقیقی ایمان و ایقان سے محروم اور روحانی قوتوں سے تہی دست کرنا تھا، اور اب تک یہ فکری محاذ آرائی اپنے مقاصد کے حصول کے اعتبار سے نقطہ عروج پر ہے۔

لہٰذا انہی ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے دشمنانِ اسلام خاص طور پر یہود و نصاریٰ اور دیگر اسلام دشمن قوتیں اس دن سے اب تلک اس کوشش میں سرگرداں ہیں کہ دین اسلام کو بمعہ اہل اسلام صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے یا اس کے نام لیواؤں سے وہ حقیقی ایمانی و روحانی طاقت چھین کر انہیں ہمیشہ کے لئے اپنا ذہنی غلام بنا کر بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے[۲]، تاکہ وہ ذلیل و خوار اپنا کشکول ہمارے سامنے پھیلانے پر مجبور ہو جائیں۔ دنیائے کفر کے وڈیرے ابلیس لعین کے اسی فرمان کو اقبالؒ نے اپنے الفاظ میں یوں دہرایا ہے جو اس نے اپنے سیاسی فرزندوں کے نام جاری کیا۔

لاکر برہمنوں کو سیاست کے پیچ میں، ـــ زناریوں کو دیر کہن سے نکال دو!

---

۱۔ سورۃ البقرۃ، آیت : ۱۰۹

۲۔ اشارہ ہے خدائے بزرگ و برتر کے اس فرمان کی طرف (وانتم الا علون ان کنتم مومنین)
ترجمہ : اور تم سربلند رہو گے اگر تم حقیقی مومن ہو۔ سورۃ آل عمران، آیت : ۱۳۹



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا۔۔۔ روحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو!
فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات۔۔۔ اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو!
افغانیوں کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج۔۔۔ ملاّ کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو!
اہل حرم سے ان کی روایات چھین لو۔۔۔ آہو کو مرغزار ختن سے نکال دو!
اقبال کے نفس سے ہے لالے کی آگ تیز۔۔۔ ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!

شیطان ملعون کی اس صدا پر اس کے حواریوں اور مصاحبوں نے لبیک کہا' اور اس کے ہاں بڑا رتبہ اور عہدہ پانے کے لئے متذکرہ جاری کردہ آرڈر پر عمل پیرا ہونے کیلئے کوئی لمحہ بھی فروگزاشت نہیں کیا' مسلمانوں کے باہمی اتحاد و یگانگت کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے طاغوتی قوتوں اور لادین عناصر نے خوب کھل کر پراپیگنڈہ کیا' اور اہل ایمان کے خلاف فکری جنگ لڑتے ہوئے ان کے درست عقیدہ اور آفاقی مذہب پر کاری ضربیں لگائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۳۔ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ..الآية

ترجمہ : ''اور کفار تو ہمیشہ تم سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ تم کو پھیر دیں تمہارے دین سے اگر قابو پاویں''

یہ بات ''اظہر من الشمس'' ہے کہ اللہ کے ان دشمنوں نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے ہر وہ ہتھکنڈہ استعمال کیا جس کی وہ استطاعت رکھتے تھے' اب ان کی یہ مسموم کاروائی ایک محدود علاقہ تک محصور نہیں رہی بلکہ پورے عالم اسلام کے خلاف علاقائی سطح سے لے کر بین الاقوامی سطح تک' جہاں بھی انہیں اس شجرۂ خبیثہ کا بیج بونے کے لئے مناسب اور موافق زمین اور آب و ہوا میسر آئی انہوں نے وہاں اپنا مستقل مستقر (ٹھکانا) بنایا اور اسلام کے خلاف محاذ کھول دیا۔ چراغ مصطفویؐ اور شرار بولہبی کے مابین ہونے والی اس ہولناک لڑائی میں استعمال ہونے والا اسلحہ اور ہتھیار زیادہ تر مادی اور حسی ہونے کے بجائے فکری اور معنوی تھے۔ جن کی تفصیل کا احاطہ یہاں نوکِ قلم پر محال ہے۔ صرف اتنا بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اللہ کے دین کے اعداء کی اسلحہ ساز فیکٹری کا نام ''غز وِ فکری'' یعنی ''فکری معرکہ'' ہے اور اس میں تیار ہونے والے مسموم آلاتِ حرب اتنے خطرناک اور موذی ہیں کہ سائنسی ٹیکنالوجی کے اس دور میں ''ایٹم بم'' بھی نقصان کے اعتبار سے ان سے کہیں پیچھے ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں

**(ا) الاستعمار** : یعنی قوت اور تشدد کے بل بوتے پر اور دہشت گردی پھیلا کر غلبہ حاصل کرنا


محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۲) التبشیر : جاہل اور پسماندہ لوگوں کو بہلا پھسلا کر اور آئے دن سبز باغ دکھلا کر کفر کی طرف مائل کرنا

(۳) العلمانیہ : (فصل الدین عن الدولہ) یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ دین و دنیا دو الگ الگ چیزیں ہیں اور ہر دو کا آپس میں کوئی تعلق یا رشتہ نہیں، اس فکر کے سب سے بڑے داعی ترکی کے "ضیاء کوکب اور مصطفیٰ کمال پاشا (اتا ترک)" تھے۔ علاوہ ازیں تیونس میں خیر الدین تیونسی اور مصر میں رفاعہ طہطاوی، ڈاکٹر طہٰ حسین، اور علی عبدالرزاق جبکہ برصغیر میں سرسید احمد خاں تھے۔

(۴) التغریب : مسلمانوں کو ان کے دین سے بیزار کرنا اور جدید تعلیم (مغربی تعلیم) سے روشناس کرانا "تغریب" کے بنیادی اہداف میں سے ہے۔ اس طرح مسلمانوں کی نئی نسل کو ارتقائے ذہنی اور مادی ترقی کے خوبصورت بول سنا کر اس نہج پر تربیت کرنا کہ وہ شریعتِ طاہرہ سے بالکل بیگانہ ہو کر مغربی تہذیب کے پجاری بن کے رہ جائیں اور ایک وقت آئے کہ وہ دین حق سے بالکل خارج ہو کر کوئی بھی کفر کا مذہب اختیار کرلیں۔

(۵) الاستشراق : یہی اصطلاح ہمارا موضوعِ بحث ہے
تفاصیل آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں

مندرجہ بالا تمام وسائل بالواسطہ ہیں جبکہ بلاواسطہ ذرائع و وسائل اتنے زیادہ ہیں کہ شمار سے باہر ہیں چند ایک افادیت کے پیش نظر ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱) تشریعی لٹریچر اور دینی کتب و رسائل اور علمی مجلات پر غلبہ اور کنٹرول حاصل کرنا تاکہ مسلمان ان سے حقیقی معنوں میں مستفید نہ ہو سکیں۔ دشمنانِ اسلام کے اسی خوفناک منصوبے سے اقبالؒ مسلمانانِ عالم کو خبردار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

ع　مٹا دی ہم نے اسلاف سے جو میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا
مگر وہ علم کی موتی کتابیں اپنے آباء کی۔۔!
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارا

خدائے لم یزل کا دست قدرت تو، زباں تو ہے
یقین پیدا کر اے غافل، کہ مغلوب گماں تو ہے
پرے ہے چرخِ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گردِ راہ ہوں، وہ آسماں تو ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۲) تعلیمی نصاب میں دخل اندازی' یعنی اسلامی ممالک کے تعلیمی و ثقافتی اداروں میں غیر مہذب لٹریچر کو تعلیمی نصاب میں شامل کردینا جس سے قوم کے نونہال بجائے اچھی تربیت پانے کے غیر فطری اور غیر شرعی بنیادوں پر پروان چڑھیں اور اس طرح سے وہ خود اپنے ملک و ملت کی تباہی و بربادی کا موجب بن جائیں۔ سچ ہے کہ جس کھیت کی فصل کو اس کی باڑ ہی اجاڑنے لگے' ایسی فصل بیرونی حملہ آوروں سے کس طرح محفوظ رہ سکتی ہے اور جس کا نتیجہ آج ہم یقین کی آنکھ سے مسلمانوں کی زبوں حالی اور اسلامی ممالک کی اخلاقی و اقتصادی پستی کی شکل میں بخوبی دیکھ سکتے ہیں

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے!

میں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روزِ سیاہ
خود دکھلایا ہے میرے گھر کے چراغاں نے مجھے!

(۳) ذرائع ابلاغ پر کنٹرول' یعنی شعبہ ہائے نشر و اشاعت اور ذرائع ابلاغ پر فکری تسلط جما کر' غیر شرعی اور حیا باختہ پروگرام نشر کرنا' ان کو عام کرنا' اور ان کے حصول کو آسان ترین بنانا تاکہ ہر عام و خاص سہولت سے ان چیزوں کو پا سکے۔ موجودہ دور میں اس کا واضح مظہر ڈش انٹینا ہے۔ جو ہر گھر کے لئے زینت اور ضروریاتِ زندگی میں شمار ہونے کا درجہ پاچکا ہے۔ اور اس کے مہلک اثرات اور ثمرات آج پوری مسلمان قوم کے کردار و اخلاق سے بخوبی عیاں ہیں

(۴) دینی قیادتوں اور تحریکوں کی اصل شکل مسخ کرنا' یعنی اسلام کے نام پر اٹھنے والی تحریک کو ہر جائز و ناجائز طریقوں سے کچل دینا' اسی طرح دینی قیادت کے سلسلے میں ابھرنے والی اعلیٰ شخصیات اور علمائے حق کو قتل و غارت اور دہشت گردی کی بھینٹ چڑھا کر ان کا خاتمہ کرا دینا تاکہ ع نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری!

علاوہ ازیں اسلام کے نام لیواؤں کے بارے میں غلط پروپیگنڈہ کر کے ان کے وقار کی دھجیاں اڑا کر عوام میں بے اثر کرنا اور عوام کو ان تحریکوں اور قیادتوں سے خوشنما عنوانات کے بل بوتے پر متنفر کرنا۔ جس کی واضح مثال دور حاضر میں علماء کی ہرزہ سرائی اور ملائیت یا بنیاد پرستی کی اصطلاح کا دور دورہ ہے۔

(۵) اجتماعی زندگی میں خانہ جنگی' یعنی معاشرتی اور عائلی زندگی میں لامتناہی کشمکش' جس کی بدولت ایک مہذب اور جفاکش قوم اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار نہ لاسکنے کی وجہ سے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



متعدد معاشرتی مسائل و مصائب کا شکار ہو کر اپنی طبعی موت مرجائے' یا پھر مستعمرین کی دست نگر بن کر ان کی غلامی کے طوق اپنی گردن میں پہن لے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے ۲؎۔

وَلَن تَرضَى عَنكَ اليَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُم قُل إِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الهُدَىٰ الآيــة

ترجمہ : اور ہرگز راضی نہ ہوں گے تجھ سے یہود اور نہ نصاریٰ جب تک کہ تو تابع نہ ہو ان کے دین کا۔ تو کہہ دے جو اللہ بتلاوے وہی راہ سیدھی ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا جملہ وسائل میں سے سب سے کامیاب ہتھکنڈہ اَعداءِ دین کے ہاں موخر الذکر ہے' یعنی مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں بگاڑ' انتشار اور فساد' تاکہ لوگ احساسِ محرومیت کا شکار ہو کر ایک دوسرے کا خون پینے لگ جائیں ہر اخلاقی برائی معاشرے میں سرایت کر جائے اور لوگ دین سے الگ ہو کر کفر کی گود میں جاگریں۔ ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کی عبادات کے طور طریقے جن کے ذریعے وہ اپنے حقیقی معبود اور پروردگار کے ہاں سرخرو ہو کر دینی و دنیوی نعمتوں میں مالا مال ہوتے ہیں' محض دنیوی تقالید اور رسم و رواج تک محدود ہو کر رہ جائیں۔ نام تو دینی شعائر کا ہو' لیکن عملاً وہ کسی غیر مہذب قوم کی رسم اور علامت کو فروغ دے رہے ہوں تاکہ شرعی عبادات کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی روحانی برکات و ثمرات کو ختم کرکے ان کو صرف اسلامی سوسائٹی کی خالی اور بے جان مورتیاں بنا کر رکھ دیا جائے۔ اللہ کے دین کے دشمنوں کی اس غلیظ اور مہلک مہم میں ایک ''مستشرق'' بنیادی رول ادا کرتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مسلمان بھائیوں کو ان کا بھی سیاہ چہرہ بے نقاب کرکے اس پر لگے زہریلے دھبوں کی ایک جھلک دکھائی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانانِ عالم کو ان کے شر سے محفوظ و مامون رکھے! آمین

## ''استشراق'' کا لغوی و اصطلاحی معنی

لفظ ''استشراق'' عربی زبان کی اصطلاح ہے جس کا سہ حرفی مادہ ش۔ ر۔ ق (شرق) ہے ''شرق'' عربی زبان میں مشرقی سمت کو بھی کہا جاتا ہے۔ جس طرح ''غرب'' مغربی جہت کے لئے استعمال ہوتا ہے' اس کے علاوہ عربوں کے ہاں لفظ ''شرق'' کا اطلاق سورج پر بھی ہوا ہے کہا جاتا ہے **طَلَعَ الشَّرقُ مِنْ مَشْرِقِهَا** سورج مشرق سے طلوع ہوا اور ''مشرق'' اسی مادہ سے اسمِ مکان ہے یعنی سورج کے طلوع ہونے کی جگہ جیسے ''مغرب'' سورج کے غروب

---

سورۃ البقرۃ' آیت : ۲۱۷　　۲؎ سورۃ البقرۃ' آیت : ۱۲۰



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ۵۔

حتّٰی إذا بلغ مغرب الشمس وجدها تغرب فی عین حمئةٍ

ترجمہ : یہاں تک کہ جب پہنچا (ذوالقرنین) سورج کے غروب ہونے کی جگہ تو اسے ایسے پایا کہ ایک کیچڑ کی ندی میں ڈوب رہا ہے، اور ایک دوسرے مقام پر حق تعالیٰ جل شانہ نے دونوں سمتوں کا ذکر کیا ہے ۶۔

ربُّ المشرق والمغربِ لا إلٰہ إلا ھو فاتخذہ وکیلاً

ترجمہ : (وہی) مشرق و مغرب کا مالک (ہے اور) اس کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں، تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ

اور "مشرقان" تثنیہ ہے مشرق سے اور اس سے مراد ہے "مَشْرِقَا الصَّیف وَالشِّتَاءِ" یعنی موسمِ گرما اور سرما کا مشرق، ارشادِ باری تعالیٰ ہے ۷۔ ربُّ المشرقین و ربُّ المغربین ترجمہ : وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے) اور باب شرق یشرق (فَعَلَ۔ یَفْعُلُ کے وزن پر) طلوع ہونے کے معنی میں آتا ہے۔

جبکہ باب "اشرق، یشرق (اَفْعَلَ۔ یُفْعِلُ کے وزن پر) چمکنے اور روشن ہونے کے معنی میں آتا ہے۔ کہا جاتا ہے (شَرَقَتِ) الشَّمْسُ اَیْ طَلَعَتْ وَ (اَشْرَقَتْ) اَیْ اَضَاءَتْ یعنی سورج طلوع ہوا اور روشن ہوگیا، وَاَشْرَقَ وَجْہُ الرَّجُلِ اَیْ اَضْضَاءَ وَتَلَأْلَأَ حسنا یعنی روشن ہوگیا آدمی کا چہرہ اور خوبصورتی کی وجہ سے دمکنے لگا ۸۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۹۔

وأشرقتِ الأرضُ بنورِ ربِّھا

ترجمہ : اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

اور "استشراق" اسی مادہ سے باب استفعل ہے، جس کا معنی ہے مشرقی ہونا، یا بن جانا، کہا جاسکتا ہے۔ اِسْتَشْرَقَ فُلَانٌ اَیْ صَارَ مُسْتَشْرِقًا کہ فلاں آدمی "مستشرق" بن گیا اور "مستشرق" اسی باب "استفعل" سے "مستفعِل" کے وزن پر اسم فاعل ہے۔

---

۵۔ سورۃ الکہف، آیت : ۸۶

۶۔ سورۃ المزمل، آیت : ۹ ۔

۷۔ سورۃ الرحمٰن، آیت : ۱۷

۸۔ دیکھئے عربی لغت کی کتاب "المعجم الوسیط" اور "مختار الصحاح"

۹۔ سورۃ الزمر، آیت : ۶۹



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لفظ "استشراق" کی متذکرہ بالا لغوی تعریف کے ساتھ اس کا اصطلاحی مفہوم بھی کسی حد تک واضح ہو جاتا ہے اس اعتبار سے اہلِ مغرب کے ہاں یہ اصطلاح وسیع مفہوم کو متضمن ہے اور اس سے مراد وہ مکمل تعلیمی نصاب اور تدریسی کورس ہے جو مشرقی علوم (خاص طور پر دینی و شرعی علوم) پر مشتمل ہو اور اہل مشرق (خاص طور پر اہل اسلام) کی تہذیب و تمدن اسلامی تاریخی احوال' دین و مذہب' ملک و ملت' ان کے ہاں بولی جانے والی مروجہ زبانیں' ان کی اجتماعی و معاشرتی زندگی کے جملہ اسرار اور وہ دھرتی جس پر وہ بستے ہیں اور وہ مرغزار جس کی زرعی پیداوار' نیز زیر زمین مدفون خزانوں اور اس کی پشت پر تعمیر کردہ صنعتوں اور کارخانوں' جن کی بدولت وہ اپنی معیشت کو مستحکم اور اقتصادی نظام کو مضبوط کرتے ہیں اور ان کی دفاعی و عسکری قوت جس کی بناء پر وہ دشمن کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرتے ہیں' غرض یہ کہ ہر وہ مادی و روحانی قوت جس کو ایک مسلمان اپنے دین اور ملک و ملت کی بقاء اور استحکام کے لئے صرف کرتا ہے' ایک مستشرق ان سب کو ہمہ جہت سے بے نقاب کرتا ہے اور بغائر نظر ان کا مطالعہ کرتا ہے تاکہ اہلِ مشرق (مسلمانوں) کی حسی اور معنوی قوت کا کوئی ایسا گوشہ نہ ہو جو اہل مغرب کی نظروں سے مخفی رہ سکے' بالفاظ دیگر' یہ مشرقی علوم پر مشتمل پورا لٹریچر عیسائی مشنریوں (خاص کر مبشرین اور مستعمرین) کے لئے ایک مضبوط دفاعی پل کا کام دیتا ہے جس کو عبور کرکے وہ مسلمانوں کی مجتمع قوت پر کاری ضرب لگاتے ہوئے ان کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں جبکہ دوسری جانب وہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پوری استعداد سے فکری و نظری جنگ کے لئے ہر وقت چوکس رہتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:[1]

لَتُبلَوُنَّ فِی أَموالِکم وأَنفُسِکم ولَتَسمَعُنَّ مِنَ الذینَ أُوتوا الکتٰبَ مِن قَبلِکم ومِنَ الذینَ أَشرَکُوا أَذیً کَثیراً

ترجمہ : (اے اہل ایمان) تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی اور تم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں' بہت ایذاء کی باتیں سنو گے"

## "استشراق" کی ابتداء اور تاریخی پس منظر

دشمنانِ دین اسلام نے باقاعدہ اور منظم انداز سے اس کا استخدام کب کیا؟ یا اہل مغرب میں سے وہ کون عبقری مصنف تھا جو سب سے پہلے اس میدان میں کودا؟ سردست اس بارے میں کوئی حتمی تاریخ کا تعین نہیں کیا جاسکتا' لیکن اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ دسویں صدی (میلادی) میں بعض عیسائی علماء (رہبان) نے دینی علوم سیکھنے کی غرض سے "اندلس" کی طرف رختِ سفر باندھا' اور مسلمان علماء و فضلاء کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہوئے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



متعدد علوم (خاص طور پر فلسفہ' طب اور ریاضیات) میں متبحر ہوئے' اس دوران قرآن کریم اور بے شمار دیگر عربی کتب کا لاطینی اور دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔

مذکورہ بالا ان تشنگانِ علم دین' عیسائی علماء میں سے سرفہرست فرانس کا راہب "جربردی اور الیاک" ہے جس نے اشبیلیہ اور قرطبہ جیسے معروف شہروں میں دینی تعلیم پائی۔ یہاں تک کہ یورپ کے تمام کبار علماء (رہبان) سے عربی علوم و فنون' علم ریاضیات و فلکیات میں بازی لے گیا۔ جسے بعد میں ۹۹۹ھ کو رومی کلیسا کے پوپ کا منصب سونپ دیا گیا اور عظیم "سلفستر ثانی" کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ شخص ۹۴۰ھ میں پیدا ہوا اور ۱۰۰۳ھ کو آنجہانی ہو گیا۔

"سلفستر ثانی" اور اس جیسے دیگر عیسائی علماء (رہبان) دینی و عربی علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل کرنے کے بعد اپنے ممالک میں عظیم داعیان اور واعظین کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ ان دینی علوم میں متبحر راہبوں نے باقاعدہ عربی مدارس قائم کیے جن میں "مدرسہ بادوی العربیہ" نے کافی شہرت پائی' پھر اس طرفہ پر طرہ یہ کہ بے شمار یورپی مدارس اور جامعات میں عربی کتب اور دینی علوم پر مشتمل لٹریچر کو بطور نصاب کے پڑھایا جانے لگا اور اس عرصہ میں لاتعدلو عربی و ادبی کتب کا لاطینی زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ جبکہ مشہور مستشرق "رودی پارت" (RUDI PARET) کا کہنا ہے کہ مغرب میں عربی و دینی علوم کی تدریس کا اجراء تقریباً" بارہویں صدی (میلادی) میں ہوا جب پہلی مرتبہ پورے قرآن مجید کا لاطینی زبان میں ترجمہ شائع کیا گیا اور اسی صدی میں پہلی بڑی عربی و لاطینی لغت (DICTIONARY) کی کتاب منظر عام پر آئی[11]۔

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ استشراقی مہم مغربی ممالک میں ایک غیر منظم اور محدود افراد پر مشتمل تحریک کی شکل میں تیرہویں یا چودھویں صدی (میلادی) کے دورانیے میں ابھری' اور مورخین میں سے محقق افراد کے نزدیک یہ تحریک باقاعدہ منظم انداز سے سولہویں صدی (میلادی) کو منظر عام پر آئی' اور یہ دور مغربی ممالک میں دینی و اصلاحی عہد کا دور کہلاتا ہے' یہ بات مسلم ہے کہ استشراقی حرکت (مہم) اصل میں صلیبی جنگوں کے فیصلہ کن اختتام کے فوراً" بعد ہی شروع ہو گئی تھی اس پورے عرصہ کے دوران مغربی عیسائی مشنریوں کے سرکردہ پوپوں اور پادریوں نے اور محققین نے دینی علوم اور خاص کر عربی زبان و ادب پر مکمل عبور حاصل کیا۔ متعدد یورپی زبانوں میں قرآن کریم' کتب احادیث اور دیگر اسلامی علمی' ادبی اور فنی کتابوں کے کثرت سے تراجم شائع ہوئے۔ یہاں تک کہ اٹھارہویں صدی (میلادی) میں یہ طواغیت' پوری قوت سے اسلام اور اہل اسلام کے حصار پر حملہ آور



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوئے' یہ دور مسلمانوں کے انحطاط کا دور کہلاتا ہے' برصغیر میں بھی برطانوی سامراج اور اسلام دشمن طاقتیں برسر اقتدار آگئیں' اور مسلمان سلاطینِ دہلی کی صدیوں پرانی عظمت و سطوت اور شان و شوکت کو پیوند خاک کردیا گیا۔

مسلمانوں کی شکست و ریخت کے اس نازک دور میں "عیسائی تحریکوں" نے اہل اسلام کے خلاف اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کی خاطر بھرپور فائدہ اٹھایا' تمام مغربی ممالک میں جگہ جگہ مراکز اور تعلیمی و فنی ادارے کھول دیئے گئے جہاں سے ایک مکمل سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ان گنت مجلّات اور دیگر اخبارات و رسائل کی یومیہ ہزاروں' لاکھوں کے حساب سے اشاعت شروع ہوئی۔ جن کا اصل ہدف دین حق اور حاملینِ دین تھے' پھر اس پر مستزاد یہ کہ اسلامی کتب خانوں سے بے شمار اسلامی تاریخی سرمایہ چرالیا گیا یا نہایت ارزاں قیمت پر خرید کر انہیں یورپی لائبریریوں کی زینت بنالیا گیا' یہاں تک کہ لامحدود اسلامی نادر مخطوطات جن کی تعداد ایک اندازے کے مطابق انیسویں صدی عیسوی تک ڈھائی لاکھ کے قریب بنتی ہے' دشمنانِ دین کے ناپاک اور ظالم ہاتھوں میں چلے گئے اور اس طرح ملتِ اسلامیہ سلف صالحین" کے اس بیش قیمت علمی زیور سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو کر رہ گئی اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا۔۔!!
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا۔۔!

باوجودیکہ "استشراقی مہم" آج سے تقریباً" ایک ہزار سال قبل شروع ہوئی لیکن لفظ "مستشرق" (ORIENTALI ST) کا مفہوم یورپ میں اٹھارہویں صدی (میلادی) کے آخر میں ظاہر ہوا۔ جبکہ انگلستان میں اس کی آواز پہلی مرتبہ ۱۷۷۹ء میں اور فرانس میں اس کی صدائے بازگشت۱۷۹۹ء میں سنی گئی اور بعد میں ۱۸۳۸ء کو لفظ "استشراق" (ORIENTALISM) فرانسیسی اکیڈمی کی قاموس (DICTIONARY) میں درج کرلیا گیا[۱۱]

انیسویں صدی کے آخر میں پہلی فقید المثال "استشراقی کانفرنس" کا انعقاد پیرس میں ہوا اس کانفرنس میں کئی ایک نئے منصوبوں پر عمل درآمد کے لئے تجاویز پیش کی گئیں مختلف اسلامی و مشرقی علوم پر مشتمل موضوعات پر لیکچر دیئے گئے۔ ماضی و حال میں حاصل ہونے والے نتائج کی روشنی میں آئندہ اسلام اور اہل اسلام کو اپنا تر نوالہ بنانے کے لئے نئے نشانات اور ہدف متعین کئے گئے اور یہ کانفرنس آج تک ہر سال مختلف جگہوں میں منعقد کی جاتی ہے۔


محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لہٰذا ہم اختصار کے ساتھ — تاریخ کے آئینے میں — استشراقی تحریک کو تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں

۱۔ پہلا مرحلہ : صرف دینی علوم (اسلامی ورثہ) اور عربی زبان و ادب کو سیکھنے اور ان میں کمل مہارت حاصل کرنے کا ہے۔

۲۔ دوسرا مرحلہ : مستشرقین کا منظم ہو کر ایک باقاعدہ تحریک کی شکل میں صفحہ ہستی پر ظاہر ہونا۔

۳۔ تیسرا مرحلہ : استشراقی تحریک کے عروج کا دور جہاں اس تحریک کو چہار دانگ عالم میں شہرت ملی اور بہانگِ دھل اس کی ترویج و اشاعت کے لئے بڑے بڑے علمی مراکز، لائبریریاں اور تعلیمی ادارے قائم کیے گئے جہاں سے لاتعداد رسائل و اخبارات اور دیگر روزنامے شائع ہوئے جو نہایت کم قیمت، بلکہ بسا اوقات بلا معاوضہ تقسیم کیے جاتے۔ مزید برآں عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ اس طرف رغبت دلانے کے لئے عظیم الشان عوامی جلسوں، کانفرنسوں اور تقریبات کا اہتمام کیا جاتا اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کو قیمتی تحائف اور حوصلہ افزائی کے انعامات و سرٹیفکیٹس دیئے جاتے۔

قارئین کرام! — اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ — کے مصداق پوری دنیا کی شیطانی قوتوں اور طاغوتی طاقتوں نے عیسائی راہبوں کی اس محنت و کاوش اور عملِ پیہم کو بہت سراہا اور اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کی ہچکولے کھاتی ہوئی اور فکری ارتقاء اور مادیت پرستی کے مہلک بھنور میں پھنسی ہوئی اس ناؤ کو غرق کرنے کے لئے پورا کفر مع فکری و مادی اسلحہ کے امڈ آیا۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہمیں اپنے فرائض کا احساس دلانے اور خوابِ غفلت کی نیند سے بیدار کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ ۱۳

لتجدنَّ أشدَّ الناس عداوةً لّلذين أمنو اليهود والذين أشركُوا

ترجمہ "(اے پیغمبرؐ) تم دیکھو گے کہ مومنوں کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے یہودی اور (دوسرے کفار) مشرک ہیں"۔

---

۱۰۔ سورۃ آل عمران، آیت : ۱۸٦ ۱۳۔ سورۃ المائدۃ، آیت : ۸۲

۱۱۔ "الاستشراق والخلفیہ الفکریہ للصراع الحضاری" مصنف ڈاکٹر محمود حمدی زقزوق : ص ۲۰

۱۲۔ "مکسیم رودنسون" کے اقتباسات میں سے جس کو "شاخت و بوزورث" نے ترتیب دیا ہے، اور ترجمہ "ڈاکٹر محمد زہیر سموری" نے کیا ہے۔ ج ۱ ص ۷۸، (سلسلہ عالم المعرفہ بالکویت ۱۹۷۸ء)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ